تاریخِ جاپان

قسط نمبر ۲

ایسے وقت میں جب جاپان اندرونی خانہ جنگی کا شکار تھا ، یورپی ممالک نے دور اُفتادہ خطوں میں اپنی مہم جوئی شروع کی ہوئی تھی - مارکوپولو 200 سال قبل کئی علاقوں کو دیکھ چکا تھا ، یا کئی کا ذکر سن چکا تھا - جب کرسٹوفر کو لمبس نے کیوبا دریافت کیا تھا تو اُس وقت اُس نے یہ سوچا کہ شاید یہ جاپان ہے -

سنہ 1543 میں پُرتگال کے تین سوداگر ، ایک چینی بحری جہاز پر سوار کیوشو کے جنوب میں واقع ایک چھوٹے سے جزیرے تانیگاشیما پہنچے - وہ اپنے ساتھ باردوی بندوقیں لیکر آئے تھے ، جو جاپانیوں نے پہلی بار دیکھیں اور ہاتھوں ہاتھ خرید لیں - یہ جنگ کی یقینی کامیابی کا ایک بڑا ذریعہ ثابت ہوسکنے والا جدید ہتھیار تھا -

پرتگالیوں کو بھارت اور جنوب مشرقی ایشیاء میں تیزگرمی کی نسبت جاپان زیادہ خوشگوار مُلک محسوس ہوا - اُنہیں چین کی سرزمین بھی پسند تھی ، لیکن چینی لوگوں نے یورپ کے لوگوں کے ساتھ بیماری جیسا سلوک کرتے ہوئے اُنہیں صرف جنوبی بندرگاہ تک ہی محدود رکھا - اُن کے خیال میں جاپان میں جاگیردارانہ نظام اور لوگوں کی دوست مزاج طبعیت کی وجہ سے اُنہیں سمجھنا آسان تھا -

سنہ 1549 میں سپین سے پہلا عیسائی مبلغ جاپان کی سرزمین پر پہنچا ، اور ابتداء ہی میں کئی لوگوں نے عیسائیت قبول کرلی - یورپی سوداگروں اور عیسائی مبلغین کو اُس وقت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا جب مقامی عمائدین ایک دوسرے کے خلاف لڑتے تھے - غیر مُلکی مبلغوں کے جانے کی صورت میں مقامی عیسائی دعوت و تبلیغ کا کام کرتے تھے - سنہ

1569 میں شمال مغربی کیوشو کے ایک جاگیردار نے اپنے پندرہ سو نوکروں سمیت عیسائیت قبول کی ، اور غصہ میں آکر بدھ مت کے ایک مقامی مندر کو آگ لگادی ، اور اِسی مقام پر چرچ تعمیر کیا - جاگیردار کا یہ شہر ناگاساکی ، بعد میں یورپی تاجروں اور عیسائیوں کیلئے ایک نمایاں مقام بنا -

جاپانی لوگ ، سوائے آئنو قبیلے کے ، تمام ایک نسل ، ایک زبان اور ایک ثقافت والے ہیں ، لہٰذا اگر کوئی رہنماء اِن کو متحد کرنے کی سنجیدہ کوشش کرتا تو یہ انتا کٹھن ہدف نہ ہوتا -

سولہویں صدی میں تین نامور رھنماء گزرے ہیں جنہوں نے مُلکی اتحاد میں اہم کردار ادا کیا - اِن میں اودا نوبوناگا، تویوتومی ہِدے یوشی او اور توکُوگاوا اِئے یاسُو شامل ہیں - یہاں سے ایک سیاسی قیادت تلے جاپان کی عسکری وحدت اور استحکام کا عمل شروع ہوا - پہلے اودا نوبوناگا نے کئی مہم چلائیں جس دوران جاپان تقریباً متحد ہوگیا تھا اور جسے اُن کے جرنیلوں میں سے ایک جنرل تویوتومی ہدے یوشی نے پایہ تکمیل تک پہنچایا -

سنہ 1568سے 1600 تک کے دور کو آزوچی مومویاما کا دور کہتے ہیں -

نوبوناگا ، نے 1568 میں کیوتو پر قبضہ کیا ، اوراُس نے عسکری قیادت کے عہدے شُوگن پر ایک کٹھ پُتلی سپہ سالار مقرر کیا - نوبوناگا ، نے اپنے مخالفین کو بُری طرح کُچل ڈالا - چونکہ کسی مذہبی عقیدے کے ساتھ اُن کی وابستگی نہیں تھی ، اِسلیے بدھ مت کے بھکشو ، اُن کیلئے رکاوٹِ راہ بن رہے تھے - لہٰذا ، اُنہوں نے ایسے عناصر کی بیخ کَنی کیلئے تمام حربے استعمال کیے - فطری طور پر اُنہوں نے دشمن کو زیر کرنے کیلئے عیسائی پیروکاروں اور مبلغین کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوششیں شروع کیں - مغربی لباس ، فن مصوری اور طرزِ معاشرت کی حوصلہ افزائی کی - عیسائیوں کو قصبوں میں چرچ تعمیر کرنے کی اجازت دی - عیسائی مبلغین نے عیسائیت قبول کرنے والوں کی تعداد میں بڑا اضافہ کرنے کیلئے ، نوبوناگا کو بھی عیسائیت کے دائرے میں لانے کی کوشش کی ، مگر اُس نے قبول نہیں

کیا ، تاہم عیسائی مبلغین کو وہ تمام سہولیات اور مراعات دیں ، جو وہ چاہتے تھے - کہا جاتا ہے ، کہ جب نوبوناگا کا انتقال ہوا ، تو اُس وقت تک جاپان میں عیسائیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی تھی ، جبکہ مُلک کی کُل آبادی دو کروڑ تھی -

سنہ 1580 تک ، وہ وسطی ہانشو کا زیادہ تر علاقہ متحد کرچکا تھا - دو سال بعد 1582 میں نوبوناگا کے ایک منصب دار نے اُسے کیوتو کے مندر میں ھلاک کردیا، لیکن یہ منصب دار اپنے آقا کی حکومت پر قبضہ نہ کرسکا ، کیونکہ جب یہ خبر جنرل ہیدے یوشی تک پہنچی، جو اُس وقت ایک مخالف سے مذاکرات میں مصروف تھا - وہ واپس کیوتوآیا اور قاتل کا کام تمام کردیا - ہیدے یوشی مخالفین کیساتھ مذاکرات پر یقین رکھتا تھا - اُس نے سنہ 1590 میں آخری معرکہ ، Fuji پہاڑ کے نزدیک Odawara کے علاقہ میں لڑا ، جہاں اُس نے اپنے دور کے طاقتور خاندان ھوجو کے قلعے پر قبضہ کیا -

اب ، ہیدے یوشی کو عیسائیوں کی بڑھتی طاقت کی فکر لگ گئی تھی - اُس نے عیسائی مبلغین کے نام ایک سوال نامہ ارسال کیا کہ ایک مرد کیلئے ایک ہی عورت سے شادی کی پابندی کیوں ہے ؟ جبراً مذہب تبدیل کروانے کا کیا جواز ہے ؟ بدھ مت کے پیروکاروں کو کیوں قتل کیا گیا ، اور اُن کی عبادت گاہوں کو کیوں تباہ کیا گیا ؟ عیسائی ، بھیڑ بکریوں جیسے مفید جانوروں کو کیوں کھاتے ہیں ؟ سوداگر ، جاپانی لوگوں کو غلام بناکر فروخت کرنے کیلئے کیوں باہر بھیجتے ہیں ؟

اِس سے پہلے کہ عیسائی پادری اِن سوالات کا جواب دیتا ، ہیدیوشی نے تمام عیسائی مِشنوں کو جاپان چھوڑنے کا حکم دیا -

اُس وقت جاپان میں جنگجوؤں کی تعداد ضرورت سے زیادہ تھی ، اِس لیے ہیدی یوشی نے اِنہیں کام میں لاتے ہوئے کوریا، چین اور یہاں تک کہ ہندوستان اور فلپائن کو فتح کرنے کی نیت سے کوریا پر چڑھائی کی - سنہ 1592 میں ایک لاکھ 60 ہزار سمورائی جنگجوؤں نے کوریا

پر حملہ کیا ، اور محض چھ ہفتوں میں کوریا پر قبضہ کرلیا گیا - تاہم کوریا کی بحریہ نے اپنے نئے بحری جہاز سے سمندر کے بہت سے علاقے کا موثر دفاع کیا - حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ، چین نے اپنی فوجیں کوریا بھیج دیں - چین کو بھی دو بار شکست کا سامنا کرنا پڑا لیکن مذاکرات نہ ہوسکے اور حالات جمود کا شکار ہوگئے - اِسی دوران سنہ 1597 میں ہیدے یوشی نے مزید ڈیڑھ لاکھ فوجیں روانہ کیں -

اب جبکہ جنگ کا آغاز ہوگیا تھا کہ اِسی دوران ہیدے یوشی کی صحت خراب ہوگئی تو اُس نے پانچ رہنماؤں پر مشتمل کونسل کا اجلاس بُلایا اور اپنے پانچ سالہ بیٹے کو جانشین مقرر کرکے اِن رہنماؤں کو اقتدار سنبھالنے میں معاونت کی درخواست کی - شدید علالت کے باعث ، ہیدے یوشی کا تین ماہ بعد 18 ستمبر 1598 کوانتقال ہوگیا - اِس کے بعد سمورائی جنگجوؤں نے جاپان واپسی کی ، لیکن اِس مہم جوئی سے جاپان، کوریا اور چین کو پہنچنے والا نقصان پہلے سے کہیں زیادہ تھا -

پانچ سال کی عمر کا بچہ ہیدے یوری ، بے اختیار تھا اور اصل طاقت دوسرے رہنماؤں کے پاس تھی - ہیدے یوشی کے انتقال کے بعد ، توکوگاوا اِئے یاسو ، سب سے طاقتور جاگیردار رہ گیا تھا - اُس کی جاگیر ، ہیدیوشی کے خاندان سے بھی زیادہ تھی - اردگرد کے جاگیرداروں نے اُسے شکست دینے کی کوشش کی ، مگر سنہ 1600 کی جنگِ سیکیگاہارا میں اُن سب کو شکست ہوئی - توکوگاوا ائے یاسو نے ہیدے یوری کو اقتدار سے بے اختیار کردیا اور جاگیردارانہ بنیادوں پر سخت حکومت قائم کی -

وہ انتہائی ہوشیار، شاطر اور ظالم حکمران تصور کیا جاتا رہا ہے - اُس نے دارالحکومت کیوتو کی طرح کی پرسکون زندگی کو بالکل پسند نہ کی اور دارالحکومت Edo میں قائم کیا -

ایدو دور

ایدو دور سنہ 1603 سے سنہ 1868 تک رھا - ائے یاسو ، جاپان کی تاریخ کا کامیاب ترین حکمران مانا جاتا ہے - اُس نے غداری سے کئی جنگیں جیتی تھیں - اگرچہ جاپان میں ہمیشہ سے شہنشاہ ، مُلک کا علامتی سربراہ ہوتا تھا اور اصل طاقت اور اختیار شوگن یعنی فوج کے سربراہ کے پاس ہوتا تھا ، لیکن ائے یاسو نے جاگیر داری اور شہنشاہیت دونوں کی روایات پر مبنی نظام حکومت تشکیل دیا - وہ ہیدے یوشی کی طرح ، پہلے تو عیسائیوں کیلئے دِل میں نرم گوشہ رکھتا تھا ، لیکن پرتگالی اور ہسپانوی سوداگر وہاں جاتے تھے جہاں کیتھولیک مِشنری اُنہیں جانے کا کہتے تھے - ائے یاسو نے ہسپانیہ کے ساتھ تجارتی معاہدوں کیلئے مذاکرات کرنے چاھے ، لیکن ہسپانیہ نے جاپانی جہازوں کو فلپائن یا میکسیکو کی بندرگاہوں پر جانے کی اجازت نہیں دی - بعد میں ائے یاسو کو معلوم ہوا کہ عیسائیوں میں ایک سے زیادہ فرقے ہیں ،- اِسی دوران سنہ 1600 میں ایک ولندیزی بحری جہاز Liefde جاپان کے کیوشو علاقے میں لنگر انداز ہوا - اب جاپانیوں کو کیتھولک عیسائیوں کے بارے میں بھی علم ہوا - مقامی جاگیرداروں نے ولندیزیوں کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا - بعد میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں بدھ ازم سے خطرہ نظر آنے لگا وہاں عیسائیوں کے بھی تیور بدلنا شروع ہوئے -

ائے یاسو نے آخر کار سنہ 1612 میں ایک حکمنامہ جاری کرتے ہوئے عیسائیت پر پابندی لگا دی - تمام عیسائی مبلغوں کو فوری طور پر مُلک چھوڑنے اور تمام جاپانی عیسائیوں کو بدھ مت قبول کرنے کا حکم دیا - کئی نے مُلک چھوڑ دیا اور کئی روپوش ہوگئے - بہت سے جاپانی عیسائیوں کو تہ تیغ کیا گیا - مغربی ممالک کے ساتھ روابط میں کمی لائی گئی اور جاپانیوں کے غیر ممالک جانے پر پابندی لگادی - نجی طور پرایسے بحری جہازوں کی تیاری پر پابندی لگائی گئی ، جو دور سمندر تک کا سفر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں - سنہ 1637 میں

ناگاساکی کے قریب ہزاروں عیسائی مزارعوں نے خونریز بغاوت کی ، کیونکہ پرتگال نے اِس بغاوت کی کُھلم کُھلا حمایت کی - اِس کے آئندہ چار سالوں میں تمام یورپی باشندوں کو مُلک سے بے دخل کردیا گیا ، ماسوائے کچھ ولندیزی سوداگروں کے جنہیں ناگاساکی کی بندر گاہ تک محدود رکھا گیا -

ایک ولندیزی بحری جہاز کو سال میں ایک بارجاپان آنے کی اجازت دی گئی - اور جاپانی دانشور، ولندیزیوں کے علم و دانش یعنی حساب ، سائنس اور طب میں ہونے والی جدید ترقی کے بارے میں علم حاصل کرتے تھے - جاپان کی دُنیا سے تنہائی کا یہ عمل آئندہ دو صدیوں تک چلتا رہا -

توکو گاوا ائے یاسو ، نے سخت گیر نظام قائم کیا - عوامی حرکت کو محدود رکھا ، اور ہر کسی کو ایک خاص کام و مقام تفویض کیا - مزارعوں سے سر اٹھانے کے ہمت چھین لی گئی - چھوٹے جاگیرداروں کو شادی کرنے، جانشین منتخب کرنے، یا اپنا نجی قلعہ مرمت یا تعمیر کرنے کیلئے حکومتی اجازت نامہ ضروری تھا - مخالف جاگیر داروں کو سڑکوں ، مندروں اور قلعوں کی تعمیر و مرمت کی ذمہ داری دی گئی - اُنہیں ہر دو سال میں ایک بار دارالحکومت ایدو آنے کا پابند کیا - اُن کے خاندانوں کو ایک طرح سے یرغمال بنایا ، کیونکہ اُنہیں سوائے اپنے علاقے کے کہیں دوسری جگہ رہنے کی اجازت نہیں تھی -

دارالحکومت ایدو کا علاقہ تیزی سے پھیلتا گیا اور اِس کی آبادی پانچ لاکھ تک جا پہنچی - دارالحکومت کی جانب آنے والے تمام راستوں پر نگران چوکیاں تعمیر کی گئیں اور دارالحکومت کی جانب کسی بھی قِسم کے ہتیاروں کی سمگلنگ پر کڑی نظر رکھی جانے لگی تاکہ کسی بھی قِسم کیی بغاوت کا امکان نہ رہے -

سمورائی کی عزت کی جاتی تھی ، لیکن اب وہ معاشرے میں زیادہ ضروری نہیں سمجھے جاتے تھے ، جس کی وجہ سے بہت سے سمورائی ، زرداروں اور سوداگروں سے قرض لیکر

زندگی گزارنے لگے - نئی سڑکوں اور مواصلات کے بہتر انتظام سے تجارت پیشہ افراد کو فوائد پہنچنے لگے - کاروبار اور تجارت بڑھنے سے مرچنٹ طبقہ ترقی کرنے لگا - فنِ تعمیر میں جدِت آنے لگی اور شوخ رنگوں کا استعمال بڑھ گیا -

قَلعوں کے اندر لکڑی کے نقش و نگار کیے گئے ، سلائڈنگ دروازے اور فولڈ ہونے والے سکرین لگائے گئے ، اور دیواروں کو شوخ رنگوں سے پینٹ کیا گیا - ائے یاسو نے اپنے دربار میں کنفیوشس ازم کو دوبارہ زندہ کیا - اگرچہ ہنر مندوں اور کاروباری طبقے کے پاس پیسہ بہت آگیا تھا ، تاہم ، معاشرے میں اُن کا مقام کسانوں سے نیچے رکھا گیا کیونکہ زراعت کو اب بھی اہمیت کا حامل سمجھا جاتا تھا - اگرچہ کسی وقت میں کسانوں کو طاقت کے بل بوتے پر کچل دیا گیا تھا ، لیکن دولت ، تعلیم ، اقتصادی ترقی اور بڑھتی ہوئی شہری آبادی سے نئی سماجی اور سیاسی تبدیلیاں رونما ہونے لگی تھیں اور کاروباری طبقے کے ساتھ ساتھ دانشوروں کا بھی ایک مضبوط کردار سامنے آنے لگا -

کبھی معاشرے کا کمزور طبقہ اب سمورائی سے زیادہ امیر ہو گیا تھا - اُنیس ویں صدی تک شوگن کا اختیار اور طاقت خاصا کمزور ہوگیا تھا - رُخ بدلتی شہری زندگی اور مغربی ممالک سے ملنے والی نت نئی معلومات نے روایتی معاشرے کو چلتا کردیا -

میجی دور

(جاری ہے)